نوحہ

تیر کھا کر اصغرِ بے شیرؑ نے لِیں ہچکیاں
دیکھ کر بچے کو بابا لے رہے تھے سسکیاں

گھر کی رونق کھلکھلاتا گود کا بچہ تو تھا
اب کہاں وہ رونقیں باقی کہاں وہ آشیاں

اک طرف اک گل بدن کھینچا گیا تھا خاک سے
اک طرف کھینچی گئی شامِ غریباں بالیاں

ایک دن میں دونوں ہی اس گھر سے رخصت ہو گئے
ایک اصغرؑ کا تبسم، ایک اکبرؑ کی اذاں

لاشِ اصغرؑ دیکھ کر شبیرؑ کو یاد آ گئے
بھائی محسنؑ اور دکھی مادرؑ کی ٹوٹی پسلیاں

آئینہ حیدرؑ کا تھا صورت میں جو ننھا علیؑ
شہؑ کے ہاتھوں میں ہیں اب اُس آئینے کی کرچیاں

جانبِ خیمہ بڑھے تو سوچتے تھے یہ حسینؑ
مادرِ اصغرؑ سنائے گی کسے اب لوریاں

دے رہا تھا جب علی اصغرؑ لہو توحید کو
لامکانی رو رہی تھی دیکھتا تھا لامکاں

حرملا نے تیر پھینکا ماں زمیں پر گر گئی
گونجتی تھی دشت میں ہر سوُ صدائے الاماں

بو دیا اک پھول شہؑ نے کربلا کی خاک میں
آئے کیسے اِس زمیں پر اب قیامت تک خزاں

شاہِ والاؑ خونِ ناحق منہ پہ گر مَلتے نہیں
پھر نہ اُگتا کچھ زمیں سے نہ برستا آسماں

کیسے عاصمؔ لکھ سکے اور کس طرح رضواں پڑھے
تین پھل کا تیر تھا اور ہاتھ میں اِک بے زباں

شاعرِ اہلِ بیتؑ عاصم زیدیؔ